یہ تحریر نہ تو مرحوم کے صفات و محاسن کا خاکہ ہے، اور نہ ہی ان کے سوانح زندگی کی دستاویز ہے۔ اور نہ ہی یہ مختصر جگہ ان کے تذکرۂ جمیل کے لئے کفایت کر سکتی ہے، بشرط زندگی انشاء اللہ المستعان ہم کسی دوسری فرصت میں مرحوم کے احوال زندگی، ان کے اخلاق و محامد، ان کے خصائص و امتیازات ان کی قومی و سیاسی زندگی کے اہم گوشوں پر تفصیلی تبصرہ ان کے معتقدات و افکار، ان کے ادبیات اور دیگر کوائف حیات سے موت کی آخری گھڑیوں تک کے جملہ واقعات بتمامہا و کمالہا احباب و قارئین کرام کی نذر کرینگے، تاکہ احرار کے اس نوخیز و جواں مرگ ادیب، انشاء پرداز، صحافی اور مفکر کی قابل رشک زندگی کے نمایاں پہلو احرار کی نئی پود کے لئے انقلابی پیام کا درجہ حاصل کر سکیں، خدا کرے ان کی زندگی کا مقصد ان کے رفقاء کے ہاتھوں پورا ہو۔ آمین۔

میں سمجھتا ہوں کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر کسی مستقل مقالہ کے فقدان کی صورت میں تذکرہ آقائے غوری مرحوم کے اختتام کے الفاظ ہی پیام عید کا صحیح نائب ہو سکتے ہیں کہ حصول مقصد کی راہ میں ہر سنگ گراں کی مزاحمت و تصادم سے بیباک و بے خطر ہو کر مردانہ وار آگے بڑھتے جانا ہی حقیقی زندگی ہے، علی الخصوص جبکہ نصب العین کو بلاغ دین فطرت اور پیام شرع حنیفیہ سے نسبت و ارتباط ہو تو اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے میں قطعاً ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہونی چاہئے۔ ورنہ تو کمال ایمان و ایقان کی عظمت کے داغدار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

سید ابوذر بخاری امیر نادیۃ الادب الاسلامی
قیم ادارہ مستقبل ملتان

ماہنامہ مستقبل ملتان جلد ۱ شمارہ ۴
ذوالحجہ ۱۳۶۸ھ، اکتوبر ۱۹۴۹ء۔

بقیہ از ص 18

دی اس لئے کہ شیطان نے بے حیائی کو پر فریب اور پر کشش بنا کر ان کے سامنے پیش کئے رکھا اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے انتباہ کے مطابق وہ دنیا کے عذاب میں مبتلا ہو گئے اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ گزشتہ حکمرانوں کے انجام سے عبرت پکڑیں گے اور اللہ تعالیٰ کے انتباہ کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھتے ہوئے ذرائع ابلاغ سے عریانی، فحاشی اور بے حیائی کے خاتمے میں مزید تاخیر نہیں کریں گے۔ ذرائع ابلاغ کی اصلاح کی ایک ہی صورت ہے کہ عریانی و فحاشی کے دلدادہ قبضہ گروپ سے اسے آزاد کرا کر ایسے لوگوں کے حوالے کر دیا جائے جو "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کی روح کے مطابق انہیں چلانے کی اہلیت و صلاحیت رکھتے ہوں۔

جناب چیف ایگزیکٹو! ہمارے تجویز ہے کہ آپ ایسی پالیسی ترتیب دیں کہ پاکستان ٹیلی وژن کی نشریات سے لچر ڈرامے، لچر اشتہارات، لچر سٹیج شوز اور دیگر حیا سوز پروگراموں کا خاتمہ ہو اور مملکت خداداد پاکستان میں حقیقی خوف خدا اور فکر آخرت رکھنے والا ایک پاکیزہ معاشرہ وجود میں آسکے۔

مولانا محمد مغیرہ (مسجد احرار چناب نگر)

مرزا طاہر کی ہفوات اور ان کے جوابات

کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ یہ محاورہ کسی پر صادق آئے یا نہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کاذبہ پر ضرور صادق آتا ہے کئی مرزائیوں سے باہمی نزاعی مسائل پر کئی مرتبہ گفتگو ہوئی تو ہر بار یہی بات سامنے آئی کہ ایک دفعہ ایک بات کریں گے دوسری دفعہ اور بات کریں گے اور دوسری محفل میں انکو احساس ہی نہیں ہوگا کہ پہلے کچھ اور کہہ چکے ہیں بلکہ اپنی سابقہ گفتگو کے برعکس بولتے چلے جائیں گے جس پر ہم محظوظ ہوتے ہیں اور اگر ان کو ٹوکا جائے کہ جناب پچھلی نشست میں تو آپ یہ کچھ فرما چکے ہیں تو ایک عجیب سی کیفیت چہرے پر محسوس کرانے کے ساتھ زیر لب مصنوعی تبسم ظاہر کر کے کسی اور موضوع کو چھیڑنے کی راہ اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کو عیاری کے علاوہ اور نام نہیں دیا جا سکتا۔ جس کی وجہ ہم جانتے ہیں کہ حدود و قیود صرف سچائی کے لئے ہیں جبکہ جھوٹ کے لئے کسی قید اور حد کی ضرورت نہیں یہ بھی ہم سمجھتے ہیں کہ ان بیچاروں کا قصور نہیں ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریریں پڑھ لیں ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ فلاں دعوی کرنے والا کافر ہے جبکہ دوسری کتاب میں خود ہی بڑی جرأت کے ساتھ وہی دعوی کرتے دکھائی دیتے ہیں اور اپنے سابقہ فتوی کے مطابق کافر ہو کر دوسروں کو کافر کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی ایسی حرکتیں تو قابل فہم ہیں کیونکہ آنجہانی قادیانی مراق کے مریض تھے اور مراق مالیخولیا کو کہتے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کی امت کاذبہ میں عمومی طور پر اس وصف کا پایا جانا ناقابل فہم ہے۔ شاید مرزا قادیانی کی پیروی کی وجہ سے امت مرزائیہ میں یہ وصف عام ہو گیا ہو خصوصاً مرزا قادیانی کے خاندان میں اس وصف کا ہونا یقیناً موروثی معلوم ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت لندن سے مرزائیوں کا چھپنے والا انٹرنیشنل ہفت روزہ "الفضل" ۲۰ اگست ۹۹ء فراہم کر رہا ہے۔

مرزا طاہر جو اس وقت مرزائیوں کے زعم باطل کے مطابق خلیفہ رابع ہیں انہوں نے تیس (۳۰) جولائی کو برطانیہ میں ۳۴ ویں سالانہ جلسہ میں خطبہ دیا جس کا خلاصہ اس رسالہ میں دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ایک محبت کرنے والے نے مہیا کیا اور ساتھ ہی کہا کہ مرزائی کہتے ہیں تمہارے مولویوں کے پاس اسکا جواب ہے تو پیش کرو، ہم پر یوں ہی الزام تراشی کی جاتی ہے جو مولویوں کا ایک دھوکہ اور فریب ہے اور ساتھ ہی پریشانی کے عالم میں نہایت افسردگی میں وہ بار بار میرے چہرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتا جس پر میں نے اسے اطمینان دلانے کی بڑی کوشش کی کہ یہ سب کچھ ان کی کتابوں میں موجود ہے مگر وہ مطمئن نہیں ہو رہا تھا بالآخر اس کے اطمینان کے لیے کچھ کتابوں سے حوالے دکھائے جس سے وہ کچھ مطمئن ہوا تو ساتھ ہی حکماً فرمائش کر دی کہ اس کا لفظ بہ لفظ تحریر کریں مگر میں نے یہ کہہ کر ٹالنے کی کوشش کی کہ یہ سب کچھ پہلے بزرگوں نے لکھ دیا

ہے اب دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر اس کا اس قدر اصرار بڑھا کر مجھے مجبوراً ہاں کرنا پڑی جس پر وہ بےحد خوشی خوشی پھر ملاقات کا وعدہ کر کے چلتا بنا۔

قارئین کرام! ایک بات کا اظہار کردوں کہ مرزائی جب بھی کسی سے گفتگو کرتے ہیں تو انتہائی مظلومیت کا لبادہ اوڑھ کر جس سے عام آدمی اسکے جھوٹ اور فریب سے نہایت ہی متاثر ہوجاتا ہے مرزا طاہر بھی کچھ ایسے ہی بات کرنا چاہتا ہے مگر اس کو علم ہونا چاہیئے کہ دھوکہ بازی کا وقت اب گزر گیا امت مسلمہ پر تمہارا کفر آشکارہ ہو گیا۔ تاہم علماء حق غافل نہیں ہیں۔ ہر طریقہ سے تمہارے دجل و فریب سے پردہ چاک کیا جاتا رہے گا ان شاء اللہ۔ سب سے پہلے لفظ بہ لفظ مرزا طاہر کی گفتگو جو اسی رسالہ میں شائع ہوئی اور جس کا جواب دینا مقصود ہے پیش کی جاتی ہے۔

قارئین محترم! توجہ فرمائیں: مرزا طاہر بول رہے ہیں۔

"جماعت احمدیہ کے معاندین یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ یہ عقائد رکھتی ہے۔ یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی خدا تھے۔ اس پر حضور نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین فرمایا اور تمام احباب سے فرمایا کہ آپ بھی لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیں، جس پر سب نے بلند آواز میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہا۔ حضور نے فرمایا ایک کروڑ داخل ہونے والوں کے علاوہ جب سے جماعت بنی ہے کروڑہا احمدیوں میں سے ایک احمدی بھی ایسا نہیں جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا کہتا ہے یا خدا تسلیم کرتا ہے دوسرا دعویٰ وہ خدا کا بیٹا تھے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور پھر یہ دعوے ایک دوسرے کو بھی جھٹلا رہے ہیں خدا تھے تو خدا کا بیٹا کیسے ہوگا یہ مولویوں کا پاگل پن ہے یعنی پاگل پنوں میں سے ایک پاگل پن ہے ایک اور دعویٰ، خدا کا باپ بھی تھے حضور نے فرمایا اس پر تو لعنت اسے زیادہ انا اللہ پڑھنے کو دل چاہتا ہے پھر یہ خوفناک دعویٰ کہ وہ تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم افضل و برتر تھے۔ حضور نے فرمایا کوئی احمدی ساری دنیا میں اس دعویٰ کا وہم و گمان بھی نہیں کرسکتا۔ پھر کہتے ہیں ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حیثیت نہیں نعوذ باللہ من ذالک لعنۃ اللہ علی الکاذبین ان کی عبادت کی جگہ عزت واحترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔ یعنی احمدی مسجد خانہ کعبہ کے برابر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون لعنۃ اللہ علی الکاذبین قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔ قادیان سال میں ایک دفعہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب ہے .... اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ان الزامات کے علاوہ حسب ذیل نہایت مکروہ الزام بھی جماعت احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں۔ احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین لا الٰہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں دھوکہ دینے کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا خدا ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ ملائکہ نہیں جن کا قرآن میں ذکر ملتا ہے۔لعنۃ اللہ علی الکاذبین قادیانیوں کے رسول بھی مختلف ان کی عبادت بھی مختلف ان کا حج بھی مختلف غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں ان سارے الزامات کا ذکر کر کے میں نے اعلان کیا تھا کہ سارے الزامات سراسر جھوٹ ہیں اور کھلم کھلا افتراء ہیں۔ان میں ایک بھی سچا نہیں اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین آخر پر خدا کی لعنت جھوٹوں پر ڈالتا ہوں"۔

مرزا طاہر کے اس تقریری اقتباس سے جو ثابت ہوا وہ یہ ہے کہ

غلام احمد قادیانی کے بارے یہ کہنا کہ انہوں نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

غلام احمد قادیانی کے بارے یہ کہنا کہ انہوں نے خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

غلام احمد قادیانی کے بارے یہ کہنا کہ اس نے خدا کے باپ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

غلام احمد قادیانی کے بارے یہ کہنا کہ اس نے تمام انبیاء بشمول حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

قادیانی مرزا کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔قادیانیوں کے بارے میں یہ کہنا کہ قادیانی کے جلسہ میں شرکت حج کے برابر گردانتے ہیں اور قادیان کی سرزمین کو مکہ کے ہم مرتبہ سمجھتے ہیں اور کلمہ میں محمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔مرزا غلام احمد کے فرشتوں کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔یہ سب کچھ مرزا طاہر کے بقول ان پر الزام ہے اور سراسر جھوٹ ہے اور قادیانیوں پر کھلم کھلا افتراء ہے۔

قارئین محترم! آپ ابتداء میں پڑھ چکے ہیں کہ حدود و قیود سچائی کے لیے ہیں۔جھوٹ کے لیے کوئی حد اور قید نہیں۔بلکہ لوگ تو کہتے ہیں کہ ایک جھوٹ کو سچا کرنے کے لیے سو جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جھوٹ اتنا بولو کہ سچ محسوس ہونے لگے۔مرزا طاہر بھی اپنی اس گفتگو میں یہی راگ الاپ رہے ہیں کہ ہم پر الزام ہے اور ایسے ہی دیگر مرزائی مبلغین بے چارے یہی چیختے اور چلاتے ہیں، کہ ہم پر مولویوں کے الزام ہیں اور اس تسلسل کے ساتھ کہے رہے ہیں کہ عام لوگ بلکہ اکثر مرزائی اسکو سچ سمجھنے لگے ہیں جبکہ قصہ اس کے برعکس ہے کہ مرزا قادیانی کی کتب میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کو مرزائی اب تک باضابطہ چھاپ رہے ہیں اور نامعلوم کیا وجہ عمومی گفتگو میں بشمول مرزا طاہر کیوں کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔

آپ پوری کائنات کا مطالعہ کریں آپ خود شہادت دیں گے کہ ہر فرد اپنے قائد کو اچھا سمجھتا ہے، اس کی باتیں اور اس کا موقف آگے پھیلاتا ہے اس کے نظریات کا مبلغ ہوتا ہے لیکن مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ صرف اپنا قائد، مصلح، مجدد بلکہ نبی و رسول مانتے ہیں مگر تماشہ عجیب یہ ہے کہ مرزائی غلام احمد قادیانی کے افکار و دعاوی کو چھپاتے بلکہ اکثر دفعہ انکاری معلوم ہوتے ہیں جس کی ہمیں آج تک سمجھ نہیں آسکی۔ بہرحال ہم با تائید ایزدی آپ کے سامنے مرزا طاہر کی مندرجہ بالا گفتگو کا نہایت ہی مثبت انداز سے جواب

دینا چاہتے ہیں اور واضح کرنا چاہتے ہیں کہ علماء حق نے کبھی کسی پر الزام تراشی نہیں کی بلکہ وہی بات جو آپ کے گھر میں موجود ہے جس کو آپ مسلسل چھاپ رہے ہیں پیش خدمت کرتے ہیں۔ ہم عنوان دیتے جائیں گے اور اسکے مقابلہ میں جوابی کاروائی کرتے جائیں گے۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے خدائی دعویٰ کیا تھا؟

قارئین کرام۔ اس کائنات کا خالق ایک اللہ ہی ہے جس نے زمین و آسمان ہی نہیں بلکہ جو کچھ موجود ہے ا سکا ذرہ ذرہ اسی کی تخلیق ہے، اور اس میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں مگر تاریخ نے چند افراد کا ذکر کیا ہے جن کو دنیا میں نسبتاً کچھ جاہ جلال میسر آیا حکمرانی ملی جس سے وہ دھوکہ کھا بیٹھے اور خدائی دعویٰ کر بیٹھے۔ جن میں نمرود اور فرعون سرفہرست ہیں جن افراد بد نے ایسی شرارت کی ان میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی شامل ہیں ۔گو ان کو کبھی کسی جگہ پر حکومت میسر نہیں آسکی، بلکہ ساری زندگی انگریز بہادر کی غلامی ہی کو نعمت جانا مگر شاید عقل کا قصور یااور کوئی نامعلوم کہ وہ بھی خدائی دعویٰ کرنے پر تل گئے۔مگر آپ ابھی پڑھیں گے کہ اتنی جرأت ان سے پہلے کسی مدعی خدا کو نہیں ہوسکی، جتنی جرأت مرزا جی نے کرڈالی۔ پڑھئے، توبہ کیجئے، اور مرزا طاہر کے جھوٹ سے باخبر ہوجائیے۔

روحانی خزائن مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ جس کی جلد پنجم ص ۵۶۴ کو اٹھائیے اور دیکھیں عربی عبارت میں مرزاقادیانی کیا بول رہے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں۔

راتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو.........

و بینما انا فی حالۃ کنت اقول انا نرید نظاما جدیدا اسماء جدیدا وارضاً جدیدۃ فخلقت السموات والارض اولا بصورۃ اجمالیۃ لا تفریق فیھا ولا ترتیب ثم فرقتھا ورتبھا بوضع ھو مرادالحق و کنت اجد نفسی علی خلقھا کالقادرین ثم خلقت السماءالدنیا بمصابیح ثم قلت الآن یخق الانسان من سلالۃ من طین ثم انحدرت من الکشف الی الالھام

ظاہر ہے یہ مذکورہ بالا عبارت عربی ہے جن کا ترجمہ ہر انسان نہیں سمجھ سکتا جس کے لیے اردو ترجمہ کی ضرورت ہے تو لیجئے مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنی زبانی اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ: میں نے اپنے کشف (۱) میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں.......

اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں تو میں نے پہلے تو آسمان وزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا، جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی، پھر میں منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پرقادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر

میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی۔(خزائن ج ۵ ص ۵۶۵)
قارئین کرام! مندرجہ بالا عربی عبارت اور مرزا اپنی زبانی اس کا اردو ترجمہ پیش کر دیا گیا، اسی پر ہی اکتفا کر لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ مرزا طاہر کے جواب کے لئے کافی ہے کہ یہ قادیانیوں پر الزام نہیں بلکہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ مرزا قادیانی نے صاف لفظوں میں خدائی دعوٰی کیا ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی اپنے خدائی دعوٰی کو مزید واضح کرتے ہوئے اپنی کتاب اربعین میں کچھ اس طرح رطب اللسان ہیں۔دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں،خدا کے مانند مطلب یہ ہے کہ میں خدا کی مانند ہوں اور دوسرے نبیوں نے بھی مجھ کو خدا کے مانند بتایا ہے(اربعین ۳ ص ۲۵ حاشیہ)
مزید خدائی صفات بیان کرتے ہیں،مرزاجی اپنے لئے کہتے ہیں۔ اعطیت صفة الافناء والاحیاء
ترجمہ: مجھے فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ۵۵)
قارئین! قرآن میں نمرود سے متعلق یہ وارد ہے کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کے جواب میں یہی کہا تھا کہ ا احی امیت کہ میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔اور مرزاجی بھی یہیں فرمارہے ہیں، کہ مجھے زندہ کرنے او مارنے کی صفت دی گئی ہے، نہ کوئی لفظوں کا ہیر پھیر ہے، نہ ہی کوئی اشارہ و کنایہ، بلکہ صاف صاف عبارت ہے جو عام لکھا پڑھا انسان سمجھ سکتا ہے۔ توجہ کیجئے تو مرزاجی کچھ اور فرمانا چاہتے ہیں۔

انما امرک اذا اررت لشیی ان نقول له کن فیکون

ترجمہ: (اے مرزا) تیرا کام صرف یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے ہو جا وہ ہو جائے گی۔
تذکرہ ص ۲۰۳
قارئین کرام! مرزاجی کی طرف سے خدائی دعوٰی پر ہم نے آپ کے سامنے واضح الفاظ کے ساتھ متعدد حوالہ جات پیش کر دیئے ہیں کہ مرزا قادیانی کہہ رہے ہیں۔
میں نے آسمان وزمین پیدا کیا، حتیٰ کہ آسمان دنیا کو چراغوں سے مزین کر دیا اور انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا اور مرزا قادیانی کا ہی دعوٰی آپ کے سامنے آچکا ہے، کہ کسی کو زندہ کرنے اور مارنے کی صفت مرزا قادیانی میں موجود ہے، ہاں ہاں کن فیکون کی صفت سے بھی مرزا قادیانی مرصع ہیں۔مرزا قادیانی کی اس واضح گفتگو کے بعد ہم اس سے کیسے چشم پوشی کر سکتے ہیں۔اگر ایسی باتوں سے چشم پوشی کرنا ہوتا تو خود اللہ جل جلالہ نمرود کے خدائی دعوٰی سے چشم پوشی فرما لیتے۔ فرعون نے بھی صرف اتنا ہی کہا ہے کہ انا ربکم الاعلی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی سچی کتاب قرآن مجید میں ان دونوں کو کٹہرے میں لاکھڑا کیا ہے کہ اس خناس نے اس قدر جرأت کردی کے خدا بن بیٹھا۔ جبکہ ان کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے خدائی دعاوی کو دیکھو تو معلوم ہو گا کہ وہ خدائی دعوٰی کرنے میں کتنا جری ہو رہا ہے اور اس کو کس انداز سے پیش کر رہا ہے۔اب مرزا طاہر ہی بتائیں کہ فرعون و نمرود کے خدائی دعوے اور مرزا قادیانی کے خدائی دعوے تقابل کئے جائیں تو مرزا قادیانی نے دعا دی بھاری نظر آتے ہیں۔اس کے بعد مرزا طاہر فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کے بارے یہ کہنا کہ اس نے

خدائی دعویٰ کیا ہے ان پر الزام ہے یا حقیقت پر مبنی ہے اب کہو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی خدا کے بیٹے تھے:

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ ہی اس سے کوئی پیدا ہوا جس کو خصوصاً سورۃ اخلاص میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔مگر مرزا غلام احمد قادیانی مصر ہیں کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں ہمیں اس سے غرض نہیں کہ اس کا ایک دعویٰ (خدائی) دوسرے دعویٰ (خدا کا بیٹا ہونے کا) کو جھٹلا رہا ہے، بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے جو ابھی چند سطروں کے بعد آپ پر واضح ہو جائے گا۔اس کے ساتھ یہ بات بھی آپ پر کھل جائے گی کہ یہ مولویوں کا پاگل پن ہے۔ مرزا طاہر کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے پاگل پنوں میں سے ایک پاگل پن ہے۔اگر واقعی مولویوں کی بجائے مرزا قادیانی کا پاگل پن کھل کر سامنے آجائے تو مرزائی قادیانی اپنے متعلق فیصلہ کریں کہ تمہارا عقل و دانش کہاں گیا۔ تم نے مرنا نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کی خدا کے بیٹے ہونے کی کہانی ان کی اپنی زبانی:

مرزا قادیانی کہتے ہیں اللہ نے مجھے کہا انت منی بمنزلتہ اولادی

ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔(خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

قارئین محترم! آپ نے اس حوالہ میں دیکھا کہ مرزا جی نے اپنے آپ کو خدا کے فرزند ہونے کی طرح ذکر کیا اصل میں مرزا جی بہت شرمیلے تھے اور اپنے شرمیلے پن کو ہاتھ میں تھامے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے بہت ہی شرمیلے انداز سے کہا کہ وہ فرزند کی طرح ہیں مگر ایک جگہ کچھ تھوڑے سے کھلے ہیں کہتے ہیں اللہ نے مجھے کہا۔

انت منی بمنزلۃ اولادی

انت منی وانامنک

ترجمہ: تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے (تذکرہ ص ۴۲۲)

اس جگہ پر کھلے ضرور ہیں تاہم شرم کا دامن تھامے رکھا۔ مگر یہ شرم کب تک رہے آخر مرزا جی کھل گئے اور اپنی کتاب البشریٰ میں یوں رقم طراز ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا اِسمع یا ولدی

اے میرے بیٹے سن البشریٰ (ص ۴۹)

اس جگہ پر تو مرزا جی نے صاف ہی کہہ دی کوئی اشارہ کنایہ کا لفظ استعمال نہیں کیا مگر اچانک مرزا جی کو کیا سوجھی شرم و حیا کی تمام قیود پھلانگتے ہوئے یوں کہنے لگے کہ اللہ نے مجھے کہا۔ انت من ماءنا ۔وھم فی فشل

اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ فشل سے (خزائن جلد ۱۱ ص ۵۵)

قارئین محترم! دیکھا کہ مرزا جی نے اپنے بارے خدا کے بیٹے ہونے کی بات کو کیسے شروع کیا اور کتنے واضح